

شرح : ممکن نہیں کہ تو مجھے فراموش کر دے۔ اگر فراموش کر گیا ہو تو میں اتنا بتا دیتا ہوں کہ تیرے شکار بند میں کبھی ایک شکار بندھا ہوا تھا۔ میں وہی ہوں۔
 شعر میں دو نکتے خصوصیت سے قابل غور ہیں، اول پتا بتانے کے سلسلے میں واضح کر دیا کہ پہلے بھی محبوب کی طرف سے ظلم و ستم میں کوئی کمی نہ تھی، یہاں تک کہ مجھے شکار کر کے فتراک میں باندھ کر لایا۔ دوسرا نکتہ یہ کہ ظلم و ستم سہ لینے کے باوجود محبوب نے مجھے فراموش کر دیا تو یہ بھی ظلم ہی ہوگا۔

۴۔ لغات۔ گراںباری : بھاری ہونا۔

شرح : تیری محبت کے دیوانے کو زنجیریں پہنا کر قید میں ڈال دیا گیا۔ لیکن اس حالت میں بھی زلفِ گرہ گیر کی یاد بدستور تازہ رہی۔ البتہ ساتھ ساتھ زنجیر کے بھاری ہونے کی بھی تھوڑی سی تکلیف تھی۔

قید، وحشی، زلف اور زنجیر کی مناسبت تشریح کی محتاج نہیں۔ جو بات دیوانگی کا باعث تھی اور اس لیے قید ہونا پڑا، اس میں کوئی فرق نہ آیا۔ اگر کوئی نئی چیز ہوئی تو صرف یہ کہ زنجیر کا بوجھ مستزاد ہوا۔

۵۔ شرح : خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”یہاں اس مطلب کو کہ معشوق نے آن کی آن اپنی صورت دکھادی تو اس سے کیا تسلی ہو سکتی ہے، اس طرح ادا کیا ہے : بجلی اک کوند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا۔“

محبوب نے اپنے جمال کی جھلک اس طرح دکھائی، جیسے بجلی یکایک آنکھوں کے آگے کوند جاتی ہے۔ فرماتے ہیں، بھلا اس سے میرا دل کیونکر مطمئن ہو سکتا ہے؟ میں تو آپ کی باتیں سننے کا بھی پیاسا تھا۔ آپ آئے تھے تو میرے شوق کے مطابق جلوہ دکھاتے اور دوچار باتیں کرتے تو کسی قدر تسکین ہوتی۔

خواجہ حالی نے غالب کی ایک خصوصیت یہ بھی بتائی ہے کہ آپ نے استعارہ و کنایہ و تمثیل کو، جو ادبیت کی جان اور شاعری کا ایمان ہے، ریختہ میں اپنے فارسی کلام سے